سرخ گلاب از بنتِ انصاری

عید اسپیشل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سرخ گلاب

از بنتِ انصاری

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

www.novelsclubb.com

اسلام آباد میں موجود وہ حسین قصر اس وقت تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ایک وقت ایسا ہوتا تھا جب اس قصر میں چاروں طرف رونقیں ہوا کرتی تھیں۔ہر کوئی ہنستا مسکراتا رہتا تھا۔ مگر پچھلے چار سالوں سے وہ قصر قبرستان جیسا لگنے لگا تھا۔وہ کھوکلی خوشیاں، جھوٹے قہقہے جیسے ختم ہو چکے تھے۔ویرانیت، خاموشی، خوف نے وہاں ڈیرہ ڈال لیا تھا۔۔

مجھے سکون دے دو جہانگیر!! مجھے موت دے دو!!" وہ ہڑبڑا کر نیند سے " اٹھی۔۔ساتھ لگے بیڈ پر سوئی اسکی کیئر ٹیکر فورا اسے اسکے پاس آئی۔

کیا ہو گیا ہے باجی؟؟ آپ ٹھیک تو ہیں؟" وہ چالیس سالہ عورت پریشان سی ہوتی" اسکی پیٹھ سہلانے لگی

www.novelsclubb.com

مہناز مجھے موت چاہیے!! مجھے موت چاہیے مہناز میں مرنا چاہتی ہوں!! مجھے " سکون چاہیے مہناز مجھے مار دو!!" وہ اس عورت کا ہاتھ اپنے گلے کے گرد کر کے گلا دبانے لگی۔ عورت نے فورا اپنا ہاتھ ہٹایا

باجی یہ۔۔یہ آپ کیا کررہی ہیں؟؟ہوش میں آئیں!! بڑی باجی!! بڑی" باجی!! دیکھیں باجی کو پھر سے اٹیک ہوا ہے!!"اس نے بمشکل خود کو آزاد کروایا اور اپنی بڑی باجی کو آواز دینے لگی

علاف! علاف میرا بچہ کیا ہو گیا؟؟"لگ بھگ تیس سالہ لڑکی کمرے میں بھاگتے" ہوئے اندر آئی

www.novelsclubb.com

ربدہ! ربدہ مجھے موت چاہیے!! میں زندہ نہیں رہنا چاہتی مجھے مار دو ربدہ!!"وہ" پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی

"مہناز تم جلدی سے انجیکشن بناو۔۔"

عورت نے حکم سنتے ہی سائیڈ ٹیبل کے دراز سے سرنج نکالی اور انجیکشن اس میں بھرنے لگی۔جب بھر چکی تو وہ ربدہ کو تھمایا۔۔ربدہ نے اس سے انجیکشن لے کر فوراً علاف کے بازو پر لگایا۔آہستہ آہستہ وہ ہوش سے بیگانی ہوتی گئی۔جب مکمل طور پر بے ہوش ہو چکی تو ربدہ نے اسے ٹھیک سے بیڈ پر لٹایا اور کمفرٹر اوڑھا کر وہیں اسکے پاس بیٹھ گئی اور آہستہ آہستہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔مہناز سرنج پھینکنے کمرے سے باہر چلی گئی

www.novelsclubb.com

"بابا دیکھیں نا! ماما مجھے باہر جانے نہیں دے رہیں۔۔ کہہ رہی ہیں کہ شادی میں ایک ہفتہ رہتا ہے اب گھر میں بیٹھو۔۔آپ کو تو پتا ہے نا کہ ابھی میری شاپنگ باقی ہے۔۔" علاف نے شکوہ کناں انداز میں اپنے بابا کو بولا

"اس لڑکی کی حرکتیں دیکھیں داور۔۔میں نے اسے پہلے ہی کہا تھا کہ ساری شاپنگ کرلو مگر محترمہ کو آخر میں ہی سب یاد آتا ہے۔اب کل اس نے مایوں میں بیٹھ جانا ہے اور آج باہر جانے کا کہہ رہی ہے" پیچھے سے صبیحہ بولتی ہوئی آئیں

"ہاں تو کیا ہو گیا بیگم ؟کل تو ویسے بھی مایوں میں بیٹھ جائے گی اور پھر شادی شروع ہے تو آج جانے دیں نا اسے باہر۔۔علاف بیٹا تم جاو اور جتنے پیسے چاہیے ہوں لے لے نا۔۔"انہوں نے علاف کو اپنا کارڈ پکڑاتے ہوئے بولا جس پر علاف خوشی خوشی باہر کو بھاگی۔

"مالی بابا!!میرے اس گھر سے جانے کے بعد میرے سفید گلاب کا خیال رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے"

www.novelsclubb.com

لان سے گزرتے ہوئے وہ اپنے گلاب کے پودے کے پاس رکی اور انکی مہک اپنے اندر اتارتے ہوئے بولی

"آپ فکر ہی نا کریں باجی۔۔یہ سفید گلاب آپ کے بعد بھی کھلے رہیں گے۔۔'مالی بابا نے مسکرا کر جواب دیا جس پر علاف نے بھی مسکراہٹ کا تبادلہ کیا اور پورچ کی طرف چل دی

www.novelsclubb.com

"علاف کی اتنی جلدی شادی کا سوچا بھی نہیں تھا۔ابھی اسکی عمر صرف اکیس سال ہی تو ہے۔اگر جہانگیر کے بزنس ٹوور کا ایشو نا ہوتا تو ابھی صرف نکاح کر دیتے مگر پتا نہیں اب جہانگیر جائے تو کب واپس آئے ؟"صبیحہ نے آنکھ کا کونا صاف کرتے ہوئے بولا

کیا ہو گیا امی شادی تو ہونی ہی تھی نا! آج ہوتی یا دو سال بعد۔۔اب بس آپ اسکے" اچھے نصیب کی دعا کریں۔۔"ربدہ جو ابھی آئی ہی تھی صبیحہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

ہاں بیٹا میری ساری دعائیں میری بیٹیوں کے لیے ہی تو ہیں۔۔اللہ تم دونوں کے" نصیب اچھے کرے۔۔اور تم اداس نا ہو نا! تمہارے ساتھ جو ہوا وہ اللہ کی مرضی تھی پر انشاللہ آگے تمہیں تمہارے صبر کا پھل ملے گا۔۔"صبیحہ ربدہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولیں

www.novelsclubb.com

امی اب میری زندگی تو گزر ہی گئی ہے۔۔بس دعا کریں کہ میری بیٹی وہ سب نا" دیکھے جو میں نے دیکھا۔اگر وہ خوش تو میں بھی خوش۔۔"ربدہ نے آنگن میں دو سالہ یمنہ کو کھیلتے دیکھ کر دعا کی

"اب تم دونوں رونا مت شروع کر دینا۔اللہ تمہارا اور تمہاری بیٹی دونوں کا نصیب اچھا کرے آمین۔۔"داور انکے درمیان بولے

"بڑی باجی!"مہناز کی آواز پر ربدہ ماضی سے باہر آئی"

www.novelsclubb.com

"ہاں بولو۔۔"اس نے آنکھیں صاف کرتے ہوا بولا"

"صاحب دوائی نہیں کھا رہے میں نے بہت کوشش کی مگر وہ مان ہی نہیں رہے اور میں نے انہیں پانی پکڑایا تو انہوں نے وہ بھی پھینک دیا۔۔"

اچھا آپ جائیں میں خود دیکھتی ہوں" وہ اٹھتے ہوئے بولی اور علاف کا ماتھا چومتے "ہوئے باہر چلی گئی

بابا دوا کھالیں نا میری خاطر ہی سہی !!" ربدہ داور کو دوا کھلانے کی کوشش کر رہی "تھی مگر وہ مسلسل انکار میں سر ہلا رہے تھے۔فالج کی وجہ سے وہ بول نہیں پاتے تھے مگر اشارے میں سب بات کر لیتے تھے۔

www.novelsclubb.com

پلیز بابا اپنے لیے نا سہی میرے لیے،علاف کے لیے ہی کھالیں۔۔"اسے پتا تھا" داور علاف کے نام پر منع نہیں کریں گے۔اس نے پھر سے دوا انکو کھلانا چاہی اور توقع کے مطابق انہوں نے منع نہیں کیا۔

جب دوا کھلا چکی تو انکو پانی پلایا اور واپس سے لٹا دیا۔ مہناز کو ہدایات دیتی کمرے سے باہر چلی گئی

آج موسم کافی دھند آلود تھا۔ مٹی کی سوندھی سوندھی مہک ماحول کو خوشگوار بنا رہی تھی۔ معلوم پڑتا تھا کہ پچھلی رات بادل خوب جم کر برسے ہیں۔

www.novelsclubb.com

ربدہ اپنے کمرے میں ڈریسنگ کے پاس کھڑی خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی۔ اسکے بال میں چاندی آنا شروع ہو گئی تھی۔ اب آہستہ آہستہ اسکی خوبصورتی بھی ڈھلتی جا رہی تھی۔ وہ پرانی والی ربدہ سے کافی مختلف ہوتی جا رہی تھی۔

اسکی عمر اتنی تو نہیں تھی کہ اس پر بڑھاپا آجاتا۔ مگر کہتے ہیں نا کہ حالات عمریں نہیں دیکھا کرتے بلکہ انسان کو بدل کر رکھ دیتے ہیں۔۔

ابھی وہ کسی سوچ میں گم ہی تھی کہ علاف اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔ ربدہ نے اسے دیکھتے ہی ڈریسنگ پر رکھی ہوا فریم پلٹ کر رکھ دیا جس میں دو سالہ بچی کی مسکراتی ہوئی تصویر تھی۔

www.novelsclubb.com

ارے آونا چندا۔۔ بیٹھو۔۔" ربدہ نے اسے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے" کہا

"ربدہ تم پر بہت ذمہ داریاں ہیں نا؟ بڑی بہن ہونے کی وجہ سے مجھے، بابا کو، اس گھر کو سنبھالنا تمہارے لیے مشکل ہو جاتا ہے نا؟" علاف نے صوفے کی جگہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا

"یہ ذمہ داریاں میں خوشی خوشی نبھاتی ہوں۔۔ مجھے اچھا لگتا ہے اپنے گھر کو سنبھالنا۔ مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو؟؟"

www.novelsclubb.com

"ربدہ تم پر بوجھ بن گئی ہوں نا میں؟ میں نہیں چاہتی کہ میں تم پر بوجھ بنوں مگر میں کیا کروں؟ میرے بس میں کچھ نہیں ہے ربدہ۔۔ مجھے بس سکون چاہیے۔۔ مجھے آزادی چاہیے ان فکروں اور سوچوں سے جو مجھے پچھلے چار سال سے گھیرے ہوئے ہیں۔۔ میں روز خواب میں جہانگیر کو دیکھتی ہوں ربدہ۔ اور تمہیں پتا ہے!! مجھے لگتا ہے وہ مجھ سے شکوہ کر رہا ہے۔۔ میں نے اسے ناکردہ گناہ کی سزا دے دی

ربدہ۔۔میں کتنی بری ہوں نا۔۔ مجھ سے جان بوجھ کر اتنا بڑا گناہ ہو گیا!! میں نے اسکی جان لے لی ربدہ۔۔میں نے اسکی جان لے لی۔۔"

وہ بیڈ شیٹ کو مٹھی میں جکڑے کسی بچے کی طرح اعتراف جرم کر رہی تھی۔۔ربدہ سے اپنی چھوٹی بہن کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی تھی۔ مگر وہ کر بھی کیا سکتی تھی۔ یہ سب اسکے بس میں تو نہیں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

علاف میں تو تمہیں یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ غلطی تمہاری نہیں تھی۔۔ غلطی" تمہاری ہی تو تھی کہ تم نے ایک محبت میں اندھی ہو کر دوسری محبت کا گلا گھونٹ دیا۔۔ مگر اب پچھتانے سے کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا علاف۔۔ جو چلے گئے ان کے ساتھ نہیں جا سکتے مگر جو رہ گئے ہیں انکی خاطر جینا ہو گا تمہیں۔۔"ربدہ ایک ہی وقت میں ایک بہن، ایک ماں اور ایک دوست کا کردار نبھاتی تھی۔۔

"ربدہ میرے لیے یہ ناممکن ہو گیا ہے۔۔اگر میری اذیتوں کا کوئی حل ہے تو وہ ہے موت۔۔۔مجھے مار دو ربدہ میں پر سکون ہونا چاہتی ہوں۔۔"

"پاگلوں والی باتیں نا کیا کرو ہر وقت علاف!! تم جانتی بھی ہو کتنا دکھ ہوتا ہے مجھے!! خدارا میری حالت پر رحم کھالو میں مزید کسی اپنے کی جدائی نہیں برداشت کر سکتی علاف!!" وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے علاف کے سامنے چیخی۔علاف کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ نکل کر اسکے ہاتھ پر ٹپکا

"بڑی باجی آپ نے کہا تھا کہ صاحب کے کمرے میں پھول لگا دوں تا کہ ماحول تازہ رہے۔۔یہ دیکھیں یہ ٹھیک ہے؟؟"

www.novelsclubb.com

اچانک مہناز باہر سے ایک سفید گلاب کا گلدستہ اٹھا کر لے آئی۔ علاف کی جیسے ہی اس پر نظر پڑی وہ اٹھ کر چیخنے لگی

خون!! خون ہے اس پر ربدہ!! ربدہ دیکھو وہ سرخ ہو گیا ہے!! وہ گلاب سرخ" ہو گیا ہے ربدہ دیکھو!!" اسے پھر سے اٹیک ہوا تھا۔ ربدہ نے فوراً سے اسے سنبھالا

www.novelsclubb.com

تم جاو یہاں سے مہناز اور پھینک دو انہیں! آئندہ کبھی یہ مت لانا! علاف میرا بچہ" سنبھالو خود کو دیکھو کچھ نہیں ہے وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔۔" وہ اسے بچوں کی طرح بچکارنے لگی کیونکہ اسے سنبھالنا بہت مشکل ہوتا تھا

"ربدہ وہ سرخ گلاب تھے ربدہ! تم نے نہیں دیکھا ان پر خون تھا! ان پر خون۔۔" بولتے بولتے وہ غنودگی کے اثر ہو گئی۔ جس پر ربدہ نے سکون کا سانس لیا۔

"مجھے معاف کر دیں باجی۔۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ باجی کو سفید پھول سے الرجی ہے۔۔" ربدہ ابھی داور کو دوا دے کر اپنے کمرے میں آئی تھی کی پیچھے سے مہناز آگئی

"تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے مہناز۔۔ یہ سب کچھ زندگی کے کھیل ہیں۔ ہم انسان بھلا کیا کر سکتے ہیں؟" وہ کسی گہری سوچ میں گم تھی

www.novelsclubb.com

کیا مطلب؟میں کچھ سمجھی نہیں۔۔"مہناز کو اسکی باتیں تھوڑی عجیب لگیں"

"کچھ نہیں تم نہیں سمجھو گی۔۔"

ویسے ایسا بھی کیا ہوا تھا باجی کے ساتھ؟اتنی سی عمر میں اتنے روگ لگا کر بیٹھی ہیں" وہ۔۔"مہناز ہمیشہ سے ہی علاف کے بارے میں جاننا چاہتی تھی مگر آج اسکی ہمت ہوئی

www.novelsclubb.com

بس یوں سمجھو کہ اپنی حالت کی ذمہ دار وہ خود ہے۔ کبھی کبھی کسی سے حد سے" زیادہ آبسیشن بھی خطرناک ہوتا ہے۔۔اور جلدی میں کیا گیا ایک غلط فیصلہ آپکی پوری زندگی اجیرن کر دیتا ہے۔۔ خیر تم جاو اور زرا علاف کو دیکھو کہ کیا کر رہی ہے اور اس سے کبھی بھی کوئی سوال نا کرنا۔۔"ربدہ بات بدلتے ہوئے بولی

جی باجی" مہناز سمجھ گئی کہ وہ نہیں بتانا چاہ رہی ہے اس لیے وہاں سے چلی" گئی۔ پیچھے ربدہ دوبارہ سوچوں میں گم ہو گئی

ربدہ!! ربدہ جاو جاکر دیکھو علاف کہاں ہے؟ مایوں کی دلہن کا یوں چھت پر جانا" اچھا نہیں ہے اسے واپس بلاو" صبیحہ نے ربدہ کو بولا جو یمنہ کے کپڑے بدل رہی تھی

www.novelsclubb.com

امی وہ اکیلی نہیں ہے جہانگیر اسکے ساتھ ہے۔اور یہ سب بس کہنے کی باتیں ہیں" کچھ نہیں ہوتا۔۔" ربدہ انہیں تسلی دیتے ہوئے بولی

"تم لوگ میری تو سنتے نہیں ہو!! یمنہ اسے بلا کر لاؤ کہو کہ گجرے اتار تو دے پھر بھلے جائے اوپر نہیں روکوں گی" وہ دو سالہ یمنہ کو مخاطب ہوئیں جس پر وہ سر ہلاتی اوپر کی جانب بھاگی

"علاف میں نے دیکھا ہے کہ لڑکیوں کو لال گلاب پسند ہوتا ہے مگر تمہیں سفید گلاب کیوں پسند ہے؟" جہانگیر علاف کو نظروں میں قید کیے ہوئے بولا۔ علاف مایوں کے پیلے جوڑے میں ملبوس تھی۔ ہاتھوں میں گجرے اور بالوں میں گیندے کے پھولوں کی بنی ہوئی لڑی لگی تھی جو اسکے حسن کو مزید نکھار رہی تھی۔

"جہانگیر تمہیں پتا ہے مجھے سفید گلاب اس لیے پسند ہے کیونکہ وہ بے رنگ اور شفاف ہوتا ہے۔۔ وہ باقی پھولوں کی طرح نہیں ہوتا کی اپنے رنگ سے لوگوں کو

www.novelsclubb.com

متوجہ کرے بلکہ سفید گلاب اپنی معصومیت سے لوگوں کو خود کی طرف کھینچتا ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ مجھے سفید گلاب سے عشق ہے۔۔"علاف نے نیچے برآمدے میں رکھے سفید گلابوں کو دیکھتے ہوئے بولا

اچھا۔۔تو اسکا مطلب کہ شادی کے بعد مجھے تمہارے لیے سفید گلاب خریدنے ہونگے۔۔"جہانگیر نے شرارت سے کہا

www.novelsclubb.com

ہاں بالکل۔تم مجھے کینیڈا میں بھی سفید گلاب کے پودے لاکر دوگے جنہیں میں بالکونی میں سیٹ کرونگی۔۔"اب علاف جہانگیر کی طرف متوجہ تھی

"اچھا تو محترمہ کینیڈا جانے کے لیے بہت ایکسائٹڈ ہیں۔۔"

"نہیں ایسا تو نہیں ہے۔۔مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے کہ میں کیسے اس گھر کو چھوڑوں گی۔میں بچپن سے اس گھر میں رہی ہوں۔ماما، بابا، ربدہ، اور سب سے بڑھ کر یمنہ۔۔ تمہیں پتا ہے نا مجھے کتنی محبت ہے یمنہ سے۔اسکے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتی میں۔۔پتا نہیں کیسے رہوں گی اسکے بغیر۔۔"یمنہ کے ذکر پر علاف کی آنکھیں نم ہو گئیں

www.novelsclubb.com

"خالہ آپی۔۔نانو بلا رہی ہیں۔"ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ وہ توتلی زبان میں بولتے ہوئے آئی

"واہ ماشاللہ!! بہت لمبی عمر ہے یمنہ کی تو!ابھی خالہ آپی نے آپ کو یاد کیا اور آپ آگئیں۔ادھر آؤ میرے پاس۔۔"جہانگیر نے مسکراتے ہوئے یمنہ کو اپنے پاس بلایا

میں ذرا امی کی بات سن کر آتی ہوں" علاف نے جہانگیر کو مخاطب کیا اور نیچے کی" طرف چل دی

جہانگیر نے یمنہ کو گود میں لے لیا اور اس سے کھیلنے لگا۔ وہ چھت کی منڈیر کے پاس کھڑا تھا۔ کھیلتے کھیلتے جہانگیر نے یمنہ کو گدگدی کی جس پر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑی اور جہانگیر کا قابو نا رہا۔ اسکے ہاتھ سے یمنہ کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور یمنہ کا سر منڈیر سے نیچے کی جانب چلا گیا۔ ابھی جہانگیر نے خود کو سنبھالا بھی نا تھا کہ یمنہ اسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور نیچے برآمدے میں جا گری۔

آواز اتنی تیز تھی کہ سب گھر والے اور مہمان برآمدے کی جانب بھاگے۔ باہر کا منظر دیکھ کر سب سکتے میں چلے گئے۔ کیاری کے پاس یمنہ اوندھے منہ گری ہوئی

تھی۔ سر سے خون کسی ندی کی طرح بہہ رہا تھا۔ سب سے پہلے ہوش میں ربدہ آئی۔ ربدہ فوراً سے یمنہ کی طرف بھاگی۔

یمنہ ! یمنہ میری جان آنکھیں کھولو!" وہ یمنہ کا چہرہ تھپتھپا کر بولی"

بابا! بابا دیکھیں نا یمنہ آنکھیں نہیں کھول رہی! بابا بولیں اسے آنکھیں کھولے" وہ" یمنہ کو چھوڑ کر داور کے پاس گئی اور انکو کندھے سے جھنجھوڑ دیا

سب سے پیچھے علاف کھڑی تھی۔ اس سے یمنہ کو اس حال میں نہیں دیکھا جا رہا تھا۔ اس کی نظریں سفید گلاب کے پودے پر تھی جن پر یمنہ کے خون کی چھینٹیں تھیں۔ وہ سفید گلاب سرخ گلاب بن چکے تھے۔ ان پر یمنہ کا لہو تھا۔ آج زندگی میں پہلی بار علاف کو ان پھولوں سے خوف آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ قدم قدم اور پیچھے ہٹتی جا رہی تھی۔اسے لگ رہا تھا جیسے وہ سرخ گلاب اسے پکار رہے ہیں۔ان پر موجود یمنہ کا خون اس سے شکوہ کر رہا ہے۔اچانک اسے کچھ یاد آیا۔جہانگیر۔۔وہ یمنہ کو جہانگیر کے پاس چھوڑ کر گئی تھی۔اس نے چھت کی جانب دیکھا۔جہانگیر اوپر سے یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔اسکے تاثرات سرد تھے۔اسے خود نہیں پتا تھا کہ اس سے کیا ہو گیا تھا۔وہ اپنی جگہ بالکل ساکت تھا۔علاف اوپر کی جانب بھاگی۔

www.novelsclubb.com

جہانگیر کو اسکے قدموں کی چاپ سنائی دی تو وہ ٹرانس سے باہر آیا۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔علاف کا زرد چہرہ، کاجل سے لبریز آنکھوں میں آنسوں،اور ایک شکوہ۔۔

علاف میری بات سنو۔۔میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا یہ سب تم ہی بتاو میں ایسا"
"کیوں۔۔

وہی تو پوچھ رہی ہوں کہ کیوں کیا تم نے ایسا؟؟ کیوں پھینکا تم نے اس معصوم کو"
نیچے؟ کیا دشمنی تھی تمہاری اس سے جہانگیر بتاو مجھے؟؟"اس نے جہانگیر کی بات
کاٹتے ہوئے بولا اور اسے کالر سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا

www.novelsclubb.com

جواب دو مجھے! کیوں چپ ہو؟ جہانگیر مجھے جواب چاہیے!"جہانگیر ہکا بکا سا اسے"
دیکھ رہا تھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ علاف اس پر شک کر رہی ہے۔

جہانگیر تم نے میری معصوم بچی کو مار دیا!! اسکی جان لے لی تم نے! میں تمہیں"
"!معاف نہیں کرونگی

وہ بغیر سوچے سمجھے بول رہی تھی۔جہانگیر کا گریبان اسکے ہاتھوں میں تھا۔وہ اسے جھنجھوڑ رہی تھی۔اسے سے جواب مانگ رہی تھی۔اس نے جہانگیر کو پیچھے کی طرف دھکا دیا۔اسکا بیلنس برقرار نا رہا اور وہ گر گیا۔وہ گرا تو اسکا سر پیچھے پڑے پتھر پر لگا۔اس نے اپنے سر کو ہاتھ لگایا۔سر سے خون بہہ رہا تھا۔آہستہ آہستہ اسکی آنکھیں بند ہوتی گئیں۔

www.novelsclubb.com

۔علاف کو اندازہ نہیں تھا کہ اس نے کیا کیا تھا؟'خون کا بدلہ خون ہوتا ہے' والی بات پر عمل کرتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہونے والے شوہر کی جان لے لی تھی۔نیچے یمنہ کی لاش کے پاس بیٹھے ماتم کرنے والوں کو خبر ہی نا تھی کہ اوپر جانے انجانے میں ایک اور جرم ہو چکا تھا۔اور یہاں سے اس قصر کے لوگ برباد ہونا شروع ہوئے تھے۔

بڑی باجی ! بڑی باجی جلدی آئیں ! !"ربدہ مہناز کی آواز سن کر ہوش میں" آئی۔ مہناز کی آواز علاف کے کمرے سے آ رہی تھی۔وہ فوراً بھاگی اسکے کمرے کی جانب گئی۔

www.novelsclubb.com

سامنے ہی بیڈ پر علاف گری ہوئی تھی اور اسکے منہ سے جھاگ آ رہا تھا۔ربدہ اسکے قریب گئی تو اسکی نظر علاف کے ہاتھ میں موجود پوائزن پر پڑی۔علاف کی سانس نہیں آ رہی تھی۔ربدہ علاف کی لاش کو دیکھ کر بولی

تمہیں سکون مل گیا کافی ہے۔۔میرا کیا ہے مجھے تو عادت ہے ہمیشہ سے اکیلے رہ" "جانے کی۔۔

ختم شدہ۔۔۔

www.novelsclubb.com